میں اردو زبان نظم و نثر کی صورت میں کئی سو سال سے مروج ہے اور اس کے علمی نقوش بہت گہرے اور قدیم ہیں۔

کتاب کے شروع میں "چند سطور گنج بخش کے بارے میں" ڈاکٹر سید عبداللہ نے تحریر کی ہیں جو بڑی جامع اور پُر مغز ہیں۔ پروفیسر محمد اقبال مجددی نے مقدمے میں مصنفِ کتاب کے کوائف و حالات پر تفصیل سے روشنی ڈالی ہے۔ یہ مقدمہ محنت اور تحقیق سے لکھا گیا ہے اور لائقِ مطالعہ ہے۔

اس کتاب کی تدوین و ترتیب پر ہم سید شرافت نوشاہی صاحب کو مبارک باد پیش کرتے ہیں جنھوں نے نہایت محنت و کاوش سے اس ذخیرۂ علم و ادب سے اہلِ علم کو متعارف کرایا۔

## قوسِ زندگی حسین بن منصور حلاّج

مصنف: لوئی ماسینیون    مترجم: ڈاکٹر صابر آفاقی

ناشر: المعارف۔ گنج بخش روڈ لاہور، صفحات: ۱۰۴

سائز $\frac{۱۸ \times ۲۲}{۸}$، قیمت سات روپے پچاس پیسے۔ کتابت، طباعت، کاغذ، سرورق عمدہ۔

۱۹۴۵ء میں حسین بن منصور حلاج کے حالات میں فرانس کے مشہور مستشرق لوئی ماسینیون کا ایک مقالہ پیرس کے ایک مجلہ میں شائع ہوا تھا جس کا فارسی ترجمہ افغانستان کے ڈاکٹر عبدالغفور روان فرہادی نے ۱۹۵۲ء میں کیا۔ اب پروفیسر ڈاکٹر صابر آفاقی (مظفر آباد) نے اس کو اردو کے قالب میں ڈھالا ہے۔ حسین بن منصور حلاج کی شخصیت اہلِ علم میں ہمیشہ متنازعہ فیہ رہی ہے۔ بعض حضرات اسے زندیق و ملحد قرار دیتے ہیں اور بعض اونچے درجے کا صوفی۔ تاہم اس میں کوئی اختلاف نہیں کہ یہ بہت بڑا وجدی تھا اور اس نقطۂ فکر کا بہت بڑا مبلغ تھی۔ اس باب میں قابلِ غور بات یہ ہے کہ جب اس نے انا الحق کا نعرہ بلند کیا اور اس ضمن میں بعض عجیب و غریب خیالات کا اظہار کیا تو اس پر زندیقیت و الحاد کا فتویٰ لگایا گیا، وہ فقہا و محدثین کا زمانہ تھا، ان میں سے کسی نے کبھی اس فتویٰ کی مخالفت نہیں کی۔ اسی فتوے کے نتیجے میں اسے ۳۰۹ھ میں پھانسی پر لٹکا دیا گیا۔ پھر کبھی کسی فقیہ اور محدث کی طرف سے اس کی حمایت یا مظلومیت میں کوئی آواز نہیں اٹھی۔۔۔ بہرحال پیشِ نظر کتاب میں ایک مستشرق کے قلم سے اس کے حالات بیان کیے گئے ہیں اور اسے اپنے دور کا عظیم صوفی اور سچا مسلمان ثابت کیا گیا ہے۔ اس موضوع میں دلچسپی رکھنے والوں کو اس کتاب کا مطالعہ کرنا چاہیے۔ انھیں اس میں بہت سے نئے معلومات حاصل ہوں گے۔